السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

میں نے کسی سے سنا ہے کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علی وسلم کے والدین کا عقیدہ درست نہیں تھا، یہ سن کر بہت تعجب ہوا، پھر انہوں نے ایک حدیث بھی کوڈ کی کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علی وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور پوچھا: کہ میرے والد کی وفات ہوگئ ہے، اور وہ آپ پہ ایمان نہیں لایا، اس کا کیا انجام ہوگا۔ آپ نے فرمایا: وہ دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھے میں ہے۔ صحابی رسول صلی اللہ علی وسلم رونے لگے اور واپس جانے لگے تو آپ صلی اللہ علی وسلم نے انہیں روکا اور فرمایا: میرے والد بھی انہی گڑھوں میں سے ایک گڑھے میں ہیں۔ پہلے یہ بتائیں کہ اس حدیث کی صحت کیسی ہے؟ اور کہاں سے ہے؟ اور ہے بھی کہ نہیں۔؟ دوسری بات یہ ہے کہ مجھے کسی نے کہا ہے کہ آپ صلی اللہ علی وسلم کی والدہ کو واپس زندہ کیا گیا تا کہ وہ اپنا عقیدہ درست کر سکیں اور پھر واپس اٹھا لیا گیا۔ یہ بات میری سمجھ سے بالاتر ہے، راہنمائی فرما کر مشکور ہوں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃاللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

پہلی بات تو یہ ہے کہ اس طرح کے سوالات سے اجتناب کرنا چاہئے، اور ایسے نازک موضوعات پر بات نہیں کرنی چاہئے، کیونکہ ان کا مطلقا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ہم میں سے کوئی شخص بھی اپنے والدین کے فسق وفجور کے حوالے سے گفتگو کرنا مناسب نہیں سمجھتا، چہ جائیکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کے حوالے سے بات کی جائے۔ لیکن چونکہ سوال آچکا ہے لہذا اس حوالے ادب واحترام کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے وضاحت کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

آپ نے جس حدیث کا حوالہ دیا ہے یہ ایک صحیح حدیث ہے، جسے امام مسلم نے نقل کیا ہے۔ اس کے الفاظ کچھ یوں ہیں۔:

عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَيْنَ أَبِي؟ قَالَ: «فِي النَّارِ»، فَلَمَّا قَفَّى دَعَاهُ، فَقَالَ: «إِنَّ أَبِي وَأَبَاكَ فِي النَّارِ» [صحیح مسلم، 1-كِتَابُ الْإِيمَانِ، 88-بَابُ بَيَانِ أَنَّ مَنْ مَاتَ عَلَى الْكُفْرِ فَهُوَ فِي النَّارِ، وَلَا تَنَالُهُ شَفَاعَةٌ، وَلَا تَنْفَعُهُ قَرَابَةُ الْمُقَرَّبِينَ: 347(203)

سیدنا انس سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا: یا رسول اللہ! میرا باپ کہاں ہے؟ آپ نے فرمایا: آگ میں۔ جب وہ واپس جانے کے لئے مڑا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا باپ اور تیرا باپ دونوں آگ میں ہیں۔

صحیح مسلم کی ہی ایک دوسری صحیح روایت میں سیدنا ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ

زار النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر أمه فبكى وأبكى من حوله ثم قال: "استأذنت ربي في زيارة قبر أمي فأذن لي، واستأذنته في الاستغفار لها فلم يأذن لي، فزوروا القبور تذكركم بالموت" (صحیح مسلم، 10-كِتَابُ الْكُسُوفِ، 36- بَابُ اسْتِئْذَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ، 108-(976)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت فرمائی، آپ خود بھی روئے اور ارد گرد کے تمام لوگوں کو رلا دیا، پھر فرمایا: میں نے اپنے رب سے اپنی ماں کی قبر کی زیارت کی اجازت طلب کی جو اللہ نے دے دی، پھر میں نے اس کے لئے استغفار کی اجازت مانگی جو اللہ نے نہیں دی۔ تم قبروں کی زیارت کیا کرو، اس سے تمہیں موت یاد آئے گی۔

جس طرح اللہ تعالی نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو اپنے مشرک والد کے لئے استغفار کی اجازت نہیں دی، اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اپنی والدہ کے لئے استغفار کی اجازت نہیں دی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ احادیث مبارکہ اپنے معنی میں انتہائی واضح اور صریح ہیں، جن میں کسی قسم کی تاویل کی گنجائش نہیں ہے۔

اور آپ کے والدین کو زندہ کر کے مسلمان کرنے کے حوالے سے وارد تمام روایات ضعیف اور موضوع ہیں۔ شمس الحق عظیم آبادی فرماتے ہیں:

" کل ما ورد باحياء والديه صلی اللہ علیہ وسلم وإيمانهما ونجاتهما أكثره موضوع مكذوب مفترى، وبعضه ضعيف جدا لايصح بحال، لاتفاق أئمة الحديث على وضعه وضعفه كالدارقطني والجوزقاني وابن شاهين والخطيب وابن عساكر وابن ناصر وابن الجوزي والسهيلي والقرطبي وجماعة" (عون المعبود 12/494 باختصار، وانظر: مجموع الفتاوى 4/324)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کو زندہ کرنے، ان کے ایمان لانے اور نجات کے حوالے وارد اکثر روایات یا تو من گھڑت اور موضوع ہیں یا انتہائی ضعیف ہیں جن سے کسی حالت میں بھی استدلال نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ امام دارقطنی، امام الجوزقانی، ابن شاہین، خطیب بغدادی، ابن عساکر، ابن ناصر، ابن الجوزی، سہیلی، اور امام قرطبی سمیت اہل علم کی ایک جماعت کا ان روایات کے ضعف و موضوع ہونے پر اتفاق ہے۔

نیزیہ بات یادرکھیں کہ کسی بھی تخص کی کسی نبی کے ساتھ رشتہ داری اس کی نجات کے لئے کافی نہیں ہے ،جس طرح یہ رشتے داری سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے والد اور سیدنا نوح علیہ السلام کے بیٹے کے کسی کام نہیں آسکی ،اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خاندان کے مختلف افراد کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا :

یا معشر قریش اشتروا أنفسکم لا أغنی عنکم من اللہ شیئا ، یا بنی عبد مناف لا أغنی عنکم من اللہ شیئا ، یا عباس بن عبد المطلب لا أغنی عنک من اللہ شیئا ، ویا صفیة عمة رسول اللہ لا أغنی عنک من اللہ شیئا ، ویا فاطمة بنت محمد سلینی من مالی ماشئت لا أغنی عنک من اللہ شیئا (رواہ البخاري (2753) ومسلم (206)

مزید تفصیلات کے لئے درج ذیل مضمون کا مطالعہ کریں۔

ما حکم والدي النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ہذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 09 ص